سوال

حدیث قدسی (کنت سمعه الذی یسمعه به وبصره ۔۔ الخ) کا معنی

جواب

الحمدلله

جب مسلمان اللہ تعالی کے فرض کردہ فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل اور اطاعت کے ساتھ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا اور پھر حتی الوسعہ اسے مستقل طور پر کرتا ہے تو اللہ تعالی اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے، تو جو کچھ بھی وہ کرتا یا چھوڑتا ہے اس میں اللہ تعالی کی مدد شامل ہوتی ہے۔
تو جب وہ سنتا ہے تو سننے میں اللہ تعالی کی طرف سے مدد شامل حال ہوتی ہے جس کی بنا پر وہ خیر اور بھلائی کے علاوہ کچھ سنتا ہی نہیں، اور حق کے علاوہ کسی چیز کو قبول ہی نہیں کرتا، اور اللہ تعالی کی مدد اور توفیق سے باطل اس سے دور کر دیا جاتا ہے، تو وہ حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہے۔

اور جب کسی چیز کو پکڑتا ہے تو اللہ تعالی کی طرف سے قوت سے پکڑتا ہے تو اس کی یہ پکڑ اس تعالی کی پکڑ سے حق کی مدد و نصرت ہوتی ہے، اور جب چلتا ہے تو اس کا چلنا اللہ تعالی کی اطاعت اور طلب علم اور اللہ تعالی کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی طرف ہوتا ہے، اجمالی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے ظاہری اور باطنی اعضاء کے ساتھ جو بھی عمل ہوتا ہے وہ اللہ تعالی کی راہنمائی اور ھدایت اور اللہ تعالی کی قوت کے ساتھ ہیں۔

تو اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا کہ اس حدیث میں وحدۃ الوجود یا حلول کا عقیدہ نہیں کہ اللہ تعالی اپنی مخلوق میں حلول کر جاتا یا پھر مخلوق میں کسی ایک سے متحد ہو جاتا ہے۔

اس کی راہنمائی حدیث کے آخری حصہ میں موجود ہے جس میں اللہ تعالی کا فرمان ہے (اور اگر وہ مجھ سے طلب کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اور اگر وہ میرے ساتھ پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں)۔

اور بعض احادیث میں یہ آیا ہے کہ:

(تو وہ میرے ساتھ سنتا اور میرے ساتھ دیکھتا ہے۔۔۔ الخ) تو اس میں حدیث کے ابتدائی حصہ کی مراد کی طرف راہنمائی ملتی ہے، اور سائل اور مسئول اور اسی طرح پناہ دینے والے اور طلب کرنے والی کی تصریح بھی ہے۔

تو یہ حدیث اس دوسری حدیث قدسی کی طرح ہی جس میں اللہ تعالی فرماتا ہے: (اے میرے بندے میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہیں کی۔۔ الخ) تو ان میں سے ہر ایک حدیث کا آخری حصہ پہلے حصے کی شرح کرتا ہے، لیکن خواہشات کے پیچھے چلنے والے متشابہ نصوص کی پیچھے چلتے اور محکم نصوص سے اعراض کرتے ہیں تو اس بنا پر وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہوئے۔۔